AL-IDRAK RESEARCH JOURNAL

OPEN ACCESS
Al-Idrak
Research Journal
ISSN (Online): 2789-3227
ISSN (Print): 2789-3235
www.alidrakresearchjournal.com

# اسلام قبل از اسلام: تصورِ خدائے واحد

## Islam before Islam: Concept of One God

☆ **Dr. Lubna Farah**

Assistant Professor, Department of Translation and Interpreting, National University of Modern Languages-Islamabad

**Citation:**
Farah, Dr. Lubna ," Islam before Islam: Concept of One God."Al-Idrāk Research Journal, 2, no.2, Jul-Dec (2022): 51– 61.

**ABSTRACT**

An ultimate sense about God is being practiced since the universe has started its journey. With the time being, in different era, the core concept of almighty Allah has been developed and so on. Later this Oneness is being mixed by manipulators and it became a mixture of so many kinds of thoughts about Him. This article is a little whisper in the ears of sleeping and so called atheist that He has the only power in this world, He is the superpower, He exists without limitations of time and period. His concept was also working in the dark ages of Pre-Islamic period, when there was no prophet and messenger, He is still watching us and He will be with us till the end.

**Key Words:** Ultimate sense, God, universe, journey, ears of sleeping, limitations of time, pre-Islamic period

### تمہید

عالِم (زیر کے ساتھ) عربی زبان کا لفظ ہے، یہ فاعل کا صیغہ ہے جس کے معانی "صاحبِ علم" کے ہیں۔ اس کا اصل مادہ 'ع-ل-م' ہے۔ جس کے معنی کسی چیز کو جاننا کے ہیں۔(1) سرورِ کائنات ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:"اہلِ علم،

1 لوئیس معلوف، المنجد، مکتبہ قدوسیہ اردو بازار، لاہور، اشاعت 2009ء، ص:579

Louis Maaloof, Al-Manjad, Maktaba Qudousia Urdu Bazar, Lahore, Publication 2009, p: 579

انبیاء کے وارث ہیں"(2) اگرچہ یہ حدیثِ پاک اسلام کی آمد کی بعد کی ہے۔ مگر یہ قول قیم ہر دور میں یکساں مفہوم کا حامل ہے۔ یعنی اس کا اطلاق خلقتِ کائنات کی ابتداء سے ابد تک رہے گا۔ بنی نوعِ انسان کے پاس آج تک جو بھی آثار قبل از اسلام کے موجود ہیں۔ ان کا منبع وہ ادبی ذخیرہ ہے جس کو اُس دور کے ادباء نے فراہم کیا ہے۔ لہذا اسلام سے قبل کے حالات وواقعات کا تجزیہ کرنے کے لیے اُن ادباء کے مہیا کردہ کلام پر ہی انحصار کرنا ہو گا، چاہے وہ نثر کی صورت میں ہو یا نظم کی شکل میں ہو۔ انہی آثار کی روشنی میں ہم اپنی تحقیق کو پہنچنے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔

## زمانۂ جاہلیت

اس سے پہلے کہ تصورِ خدا کے بارے میں محققین کی آراء پیش کی جائیں، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ زمانۂ جاہلیت کے بارے میں چند باتیں حوالۂ قرطاس کر دی جائیں۔ اسلام سے پہلے کے زمانے کو ادباء نے زمانۂ جاہلی کے نام سے تعبیر کیا ہے۔

> "لفظِ 'جاہلی' (ج-ھ-ل) سے مشتق نہیں ہے جو کی علم کی نقیض اور ضد کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ بلکہ یہ درندگی، ظلم اور بربریت کے معنوں میں استعمال کیا گیا۔ اور اسلام کے الٹ کے طور پہ بولا، سنا، لکھا اور پڑھا جاتا ہے۔ قرآن پاک میں 'جہل' کا لفظ سورۂ بقرہ، سورۂ الاعراف اور سورۂ فرقان میں انہی مفاہیم کے لئے نازل ہوا۔ احادیثِ مبارکہ میں آیا ہے کہ ایک صحابی کو تنبیہ کرتے ہوئے سرکارِ دوعالمؐ نے فرمایا 'تم ایسے شخص ہو جس میں (دورِ) جاہلیت (باقی) ہے۔' مزید بر آں معلقہ عمرو بن کلثوم التغلبی میں بھی لفظِ جہل انہی معنوں میں آیا ہے۔ ان تمام نصوص سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ کلمہ قدیم زمانے سے ہی ظلم، طیش اور بیوقوفی کو بیان کرنے کے طور پر رائج رہا ہے۔"(3)

---

2 ترمذی، محمد بن عیسیٰ، سنن ترمذی، باب ما جاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ، حدیث نمبر: 2682، مکتبہ دار السلام سعودیہ، اشاعت اول، 2007ء، ج: 5، ص: 77

Tirmidhi, Muhammad bin Isa, Sunan Tirmidhi, Chapter Ma Jaya fi Fazl Fiqh Ali al-Ibadah, Hadith No.: 2682, Muktaba Dar al-Salam Saudia, first publication, 2007, vol.5, p.77

3 شوقی ضیف، ڈاکٹر، تاریخ الادب العربی (العصر الجاھلی)، دار المعارف، قاہرہ، اشاعت ۲۴، ۲۰۰۳ء، ص: 39

Shoqi Zaif, Dr., History of Arabic Literature (Al-Asr al-Jahili), Dar al-Maarif, Cairo, Publication 24, 2003, p. 39

**تصورِ خدا**

اس میں دورائے نہیں ہے کہ خدا کا تصور ہر دور میں یکساں مقبول و رائج رہا ہے۔ چاہے وہ زمانۂ قدیم ہو یا آج کا ترقی یافتہ دور۔ اس کی ہیت ضرور تبدیل ہوتی رہی مگر حاصلِ اصل کلام ہمیشہ ایک ہی طرح کا رہا ہے۔ اس بحث میں ایک پہلو یہ بھی ہے کہ ہم جملہ دنیا میں تصورِ خدا کی بجائے صرف جزیرۂ عرب کو خاص اہمیت کیوں دیتے ہیں یا دے رہے ہیں۔ اس کا عمومی سبب اسلام کا اس دھرتی پر بعثت ہونا اور ترویج پانا ہے۔ اسی لئے اس تناظر میں خطۂ ہائے ارض میں سرزمینِ عرب کو مقدم جانا اور مانا جاتا ہے۔ اس کا ایک اور پہلو اس خطۂ ارضی کا معروف ادیان کا وطن ہونا بھی شامل ہے۔ الصادق مکی کے بقول

> ”اسلام سے پہلے جزیرۂ عرب معروف ادیان کا مسکن تھا۔ جن میں یہود، عیسائی، نصرانی اور صائبی شامل ہیں اور جن کا ذکر دورِ جاہلی کے معروف شعراء نے اپنے کلام میں کیا ہے۔ ان میں اگرچہ شرک کا تصور غالب تھا تاہم اس کے ساتھ ساتھ فکرِ توحید کے بارے میں بھی آسمانی مذاہب میں باقاعدہ گفتگو کی جاتی تھی۔“(4)

**عصرِ جاہلی کے معروف ادیان میں تصورِ خدا**

دورِ جاہلی کے معروف ادیان اور ان میں رائج خدا کے تصور کا جائزہ ذیل میں لیا گیا ہے۔

**ا) بت پرست**

یہ سب سے زیادہ پھیلا ہوا مذہب تھا جس نے نہ صرف ادیانِ سماوی کو خلط ملط کیا بلکہ لوگوں کے ذہنوں میں جڑ پکڑ گیا۔ یہ لوگ بتوں کی مورتیاں بنا کر ان کی پرستش کرتے تھے۔ اہل بتاں کے ہاں خدائے موجودات کا خیال تک محو ہو چکا تھا۔ علامہ ابن خلدون اپنی شعرہ آفاق تصنیف 'تاریخ ابنِ خلدون' میں اس کی ابتداء کا ذکر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

> "عمرو بن لحیی وہ پہلا شخص ہے جس نے دین اسماعیل کو تبدیل کیا اور بتوں کی پرستش شروع کی اور اہل عرب کو ان کی عبادت کا حکم دیا۔"(5)

4 الصادق مکی، ملامح الفکر الدینی فی الشعر الجاھلی، دار الفکر اللبنانی، بیروت، ط:1، 1991ء، ص:12

Al-Sadiq Makki, Features of al-Fikr al-Dini fi al-Sha'ar al-Jahili, Dar al-Fikr al-Libnani, Beirut, vol. 1, 1991, p. 12

5 ابن خلدون، تاریخ ابن خلدون، دار الکتب اللبنانی، بیروت، 1966ء، ج: دوم، ص:651

Ibn Khaldun, Tarikh Ibn Khaldun, Dar al-Kitab al-Albanani, Beirut, 1966, vol. II, p. 651

**ب) یہودیت**

جاہلی شعری ادب میں یہودیت کا ذکر کبھی صراحتاً اور کبھی تلمیحاً آیا ہے۔ یہ اگرچہ اہل کتاب تھے اور ذہین لوگ شمار کئے جاتے تھے اور ہیں بھی تاہم ان میں خدائے لم یزل کا عقیدہ ان کی چالاکیوں میں کہیں گم ہو گیا تھا۔ ضیاء النبی میں ان کا احوال یوں تحریر ہے۔

"اسلام کی آمد سے پہلے یثرب اور خیبر میں یہودی آباد تھے۔ ان کی تبلیغ اور تعلیم سے متاثر ہو کر بنی کنانہ، کندہ اور بنی حارث کے چند لوگوں نے بھی یہودیت کو اختیار کیا۔"[6]

**ج) عیسائیت**

عیسائیت، مذاہبِ آسمانی میں سے دوسرا مذہب ہے جس کے اشارات قبل از اسلام عربی شاعری میں بھی ملتے ہیں۔ عصرِ جاہلی کے معروف شاعر نابغہ زبیانی نے اپنے دیوان میں صلیب کا ذکر کیا ہے۔ ناصر الدین الاسد کی رائے میں۔

"عیسائیوں کا اپنا لب ولہجہ تھا جس کو وہ مقدس گردانتے تھے، ان کے زبان وبیان اور تصور و تخیلات نے انجیل کی تعبیرات، حواریوں کے رسائل اور نغموں سے نمو پایا تھا۔"(7)

خدائے بزرگ و برتر کی وحدانیت کو مسخ کرنے کی جو جسارت اہل کلیسا نے کی، وہ انہی کج فہموں کا خاصہ تھا اور ہے۔

**د) آتش پرست:**

بعض شعرائے جاہلی نے اپنے اشعار میں غیر صراحتاً مجوسیت کا ذکر کیا ہے۔ مجوسیت اہل ایران کا مذہب تھا، جو آگ کی پوجا کیا کرتے تھے۔(8) یہاں پر منبعِ آفرینش اور خالقِ کائنات کے وجودِ حق کا شائبہ تک نہ تھا۔ عرب کے وہ علاقے جو ایرانی حدود کے قریب تھے ان میں آتش پرستی کی وبا پھیلی ہوئی تھی۔

---

6 الازہری، پیر محمد کرم شاہ، ضیاء النبی، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، 1420ھ، ط:4، ج:1، ص:333

Al-Azhari, Pir Muhammad Karam Shah, Zia-ul-Nabi, Zia-ul-Quran Publications, Lahore, 1420 AH, Vol.: 4, Vol.: 1, p.: 333

7 ناصر الدین الاسد، مصادر الشعر الجاہلی وقیمتہا التاریخیہ، مکتبہ الدراسات الادبیہ، دار المعارف، مصر، ط:5، ص361

Nasir al-Din al-Asad, Sources of Al-Sha’ar Al-Jahili and Al-Tarikhiyyah, School of Studies of Literature, Dar Al-Maarif, Egypt, Vol. 5, p. 361

8 الصادق مکی، مرجع سابق، ص:35

Al-Sadiq Makki, Marja-e-Exam, p.: 35

**ر) احناف**

اسی کفر و الحاد کی وادی میں ایسے نفوسِ قدسیہ بھی تھے، جنہیں نہ یہود و نصاریٰ میں ایمان نظر آیا اور نہ ان کی نظریں مظاہر قدرت سے خائف ہوئیں۔ جنہیں آگ سے جلنے کی جلن کا احساس تھا نہ ہی مٹی سے کشیدہ و بریدہ دیو قامت مورتیوں کی چاہ تھی۔ یہ وہی تھے جن کی جبینِ نیاز صرف بارگاہِ ایزدی میں ہی سجدہ ریزی کو اپنا وقار گردانتے تھی۔

"جن کا شعار یہ تھا کہ وہ دینِ ابراہیمی پر کاربند ہیں، نہ وہ یہود تھے نہ نصرانی اور نہ ہی اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتے تھے مزید برآں بتوں کی پوجا کو سراسر بیوقوفی خیال کرتے تھے"(9)

**ایمان بر خدائے واحد**

اوپر بیان شدہ ادیان کے اجمالی خلاصے کو ہم یوں کہ سکتے ہیں کہ اسلام سے قبل تین طرح کے مذاہب روبہ عمل تھے:

اول:۔ بت پرست: اور جن کی کئی صورتیں تھیں:

"مثلاً سونے، پتھروں، نباتات، فرشتوں اور بتوں کی پوجا۔ اور قرآن میں آیا ہے کہ ان کی ان اشیاء کی عبادت کا مقصد دراصل یہ جہالت تھی کہ یہ اشیاء ان کو اللہ کے قریب کردے گی۔"(10)

دوم:۔ دہریئے (زمانہ پرست): اور یہ وہ قوم تھی جو مخلوق کا تعلق خالق سے معطل سمجھتی تھی جس طرح کہ اللہ باری تعالیٰ نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ وہ کہتے تھے (یہ ہماری دنیاوی زندگی ہے، ہم مریں گے اور پھر زندہ ہوں گے اور ہمیں صرف زمانہ ہی ہلاک کر سکتا ہے)۔

---

9　جواد علی، المفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام، دار العلم للملایین، بیروت، 1969ء، جزء:6، ص:449

Jawad Ali, al-Mufsal fi Tarikh al-Arab before Islam, Dar al-Ilam for the Muslims, Beirut, 1969, part: 6, p: 449

10　الآلوسی، محمود شکری الآلوسی البغدادی، بلوغ الارب فی معرفۃ احوال العرب، تشریح و تصحیح: محمد بھجہ الاثری، ط:2، جزء:3، المطبعہ الرحمانیہ، مصر، 1925ء/1343ھ، ص197-237

Al-Alousi, Mahmud Shukri Al-Alusi al-Baghdadi, Balogh al-Arb fi Ma’rifat Akhwal al-Arab, interpretation and correction: Muhammad Bhaja al-Athari, Vol.

"ان کے دو فرقے تھے: ایک گروہ کہتا تھا کہ اللہ نے اس افلاک کو متحرک پیدا کیا ہے مگر وہ اس کی نظم وضبط اور اسکی حرکت روکنے پر قادر نہیں ہے۔ اور دوسری جماعت کہتی تھی کہ ان اشیاء کی ابتداء نہیں ہے بلکہ یہ خود بخود ہی تکوین پذیر ہوئی ہیں۔"(11)

سوم:۔ احناف (توحید پرست): یہی وہ خوش بخت ہیں جو ہمارے موضوع کا مرکزی بیانیہ ہیں۔ علامہ آلوسی کے مطابق۔

"جزیرۂ عرب میں بعض قبائل کے ہاں دینِ توحید کی تقلید رائج العمل تھی۔ کچھ ایسے عرب بھی تھے جو خالقِ کائنات کی وحدانیت کا دم بھرنے والے، قیامت پر یقین رکھنے والے اور سزاء و جزاء اور گناہ و ثواب پر ایمان رکھنے والے بھی تھے۔ ان عقائد کا حامل مشہور قبیلہ (ربیعہ) تھا، اور اس عقیدے کے مشہور ادباء میں (قس بن ساعدۃ، امیہ بن ابی الصلت اور لبید بن ربیعہ) شامل ہیں۔"(12)

انہوں نے اپنی بصیرت سے وجودِ باری تعالیٰ اور اس کی وحدانیت کا اعتراف کیا۔ انہوں نے آنحضرتؐ کی دعوتِ اسلام کے زمانہ کو نہ پایا تاہم وہ دینِ فطرت پر قائم رہے۔ تعظیمِ بیت اللہ اور اس کے طواف اور حج و عمرہ میں عہد ابراہیمیؑ واسماعیلیؑ پہ کاربند رہے۔ توحید پرستوں کے ابیات میں قس بن ساعدہ(13) کا قول ہے:

**"کلا هو الله اله واحد    ليس بمولود ولا والد"**(14)

---

11 مرجع سابق، جزء:2، ص:220

Marja ex, part: 2, page: 220

12 مرجع سابق، ص:196

Marja ex, p.: 196

13 پورا نام قس بن ساعدۃ الایادی ہے، یہ نجران کا پادری تھا اور عرب کے دانشور اور مبلغ مقرر کے طور پر جانا جاتا تھا۔ مرنے کے بعد اٹھائے جانے، حساب اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا تھا۔ اس کے اکثر اشعار مفقود ہیں تاہم اس کا مشہور خطبہ آج بھی موجود ہے جو اس نے عکاظ کے میلے میں دیا تھا۔

Full name is Qas ibn Sa'idat al-Ayadi, he was a priest of Najran and was known as an Arab scholar and preacher. He believed in resurrection, reckoning and the Last Day. Most of his poems are lost, but his famous sermon which he delivered at the festival of Akaz is still extant.

14 الشہرستانی، ابی الفتح محمد بن عبد الکریم بن ابی بکر احمد الشہرستانی (479-548) الملل والنحل، تحقیق: محمد سید کیلانی، شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابی الحلبی، مصر، ص:242

Al-Shahristani, Abi al-Fath Muhammad bin Abd al-Karim bin Abi Bakr Ahmad al-Shahristani (479-548) Al-Millah wa Nahal, Research: Muhammad Sayyid Keilani, Shirkat Maktaba wa Matabat Mustafa Al-Babi Al-Halabi, Misr, p. 242

(ترجمہ: خبر دار وہ اللہ ہی ایک ہی خدا ہے     نہ وہ کسی کا پیدا کیا گیا اور نہ ہی وہ والد ہے)

اسی طرح زید بن عمرو بن نفیل نے کہا تھا:

**ولكن اعبد الرحمن ربی     ليغر ذنبی الرب الغفور**(15)

(ترجمہ: لیکن میں صرف اسی رحمٰن کی عبادت کروں گا جو کہ میرا رب ہے
تاکہ وہ رب میرے گناہ بخش دے (کیونکہ وہی) بخشنے والا ہے۔)

المسعودی نے 'مروج الذہب' میں ذکر کیا ہے کہ: "ایک دفعہ ایاد قبیلے کا ایک وفد حضورِ اکرمؐ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ نے ان سے قس بن ساعدۃ کے متعلق دریافت فرمایا، انہوں نے کہا کہ وہ تو فوت ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا اللہ اس پر رحم فرمائے ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ میں ابھی بھی اسے عکاظ کے میلے میں سرخ اونٹ پر دیکھ رہا ہوں، اور وہ کہہ رہا ہے: 'اے لوگو! جمع ہو جاؤ اور سنو، غور سے سنو، جو پیدا ہوا وہ مر جاتا ہے اور جو مر گیا وہ چلا جاتا ہے، ہر آنے والی چیز آ کے رہتی ہے۔ **امابعد**(16)، بیشک آسمان میں خبریں ہیں۔۔۔۔ اور اسی طرح آپ نے تمام خطبہ بیان فرما دیا۔ پھر لب کشا ہوئے کہ اس کے کچھ ابیات بھی تھے میں نے ان کو یاد نہیں کیا۔ اتنے میں صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! مجھے یاد ہیں۔ سلطانِ انبیاءؐ نے فرمایا: پیش کیجیے تو انہوں نے وہ قصیدہ پڑھا جس کا مطلع ہے:

| | |
|---|---|
| فی الذاهبين الاولين | من القرون لنا بصائر |
| لما رايت مواردا | للموت ليس لها مصادر |
| ورايت قومی نحوها | تمضی الاصاغروا لاكابر"(17) |

15 الآلوسی، بلوغ الارب، جزء:2، ص:196
Al-Alusi, Balogh Al-Arb, Part: 2, p.: 196

16 دورانِ خطاب، یہ لفظ سب سے پہلے قس بن ساعدہ ایادی نے ہی کہنا شروع کیا۔
During the speech, this word was first uttered by Qas bin Saida Ayadi.

17 ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، مطبعۃ السعادہ، مصر، ط:1، 1932ء، ص:230-231
Ibn Katheer, Al-Badayah Wal-Nahiyah, Matabat al-Saada, Misr, Vol. 1, 1932, pp. 230-231

(ترجمہ: پہلے پہل اس دنیا سے جانے والے ہمارے لئے نشانیاں ہیں۔ جب میں موت کے ٹھکانوں کو دیکھتا ہوں تو اس کا کوئی بھی راستہ نہیں پاتا۔ میں اپنی قوم کو اس کی جانب جاتا ہوا دیکھتا ہوں جو بچوں اور بڑوں کو لے جاتی ہے)
اس کے بعد نبی مکرمؐ نے فرمایا: "اللہ قس پر رحم فرمائے میں امید کرتا ہوں کہ اللہ اس کو (قیامت کے دن) ایک امت کی طرح اٹھائے۔"(18) احناف میں سے ایک مشہور ہستی ورقہ بن نوفل بھی ہیں۔ یہ ام المؤمنین حضرت خدیجہ کبریٰ کے چچازاد بھائی تھے۔ یہ وہی ہیں کہ جب آپؐ پر پہلی وحی نازل ہوئی تو حضرت خدیجہ آپؐ کو لے کے ان کے پاس گئیں تھیں۔ چند مزید ناموں کا ذکر جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ نے ضیاء النبیؐ میں کیا ہے۔ وہ رقمطراز ہیں:

"اس خوش نصیب گروہ میں سے جنہوں نے گمراہی کی اندھیری رات میں بھی حق کا دامن مضبوطی سے پکڑے رکھا زید بن عمرو بن نفیل ہیں۔۔۔ امیہ بن ابی صلت بڑا قادر الکلام شاعر تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ اس کے کئی اشعار پسند فرمایا کرتے تھے۔۔۔ اسعد ابو کرب الحمیری حضور نبی کریم ﷺ پر ایمان لایا اور آپؐ کی بعثت سے سات سو سال قبل یہ شعر کہے۔

**شهدت على احمد انه　　　رسول من الله بارئ النسم**

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں اس بات پر کہ حضرت احمد،　　اللہ کے رسول ہیں وہ اللہ جو روحوں کو پیدا کرنے والا ہے۔
سیف بن ذی یزن جو کہ یمن کا بادشاہ تھا۔ خالد بن سنان بن غیث العبسی کا نام بھی اسی فہرست میں شامل ہے۔"(19)

## قبل از اسلام ایمان باللہ، تلبیات کی روشنی میں:

جاہلین کے اللہ پر ایمان کی صورتوں میں سے ایک صورت تلبیات بھی تھیں۔ اور ان میں اشارہ ملتا ہے کہ ان کے نزدیک خیر و شر کے امور کا مرجع خدائے واحد کی ذات ہی تھی۔ جس طرح کہ ہر بت کی عبادت کی تلبیات مختلف تھیں، اکثر کا مصدر بھی بیان کیا جاتا تھا۔ اور مشہور تلبیات میں سے چند یہ ہیں:

**لبيك اللهم لبيك　　　لبيك لا شريك لك**

18 المسعودی، مروج الذھب، المکتبۃ الاسلامیۃ، بیروت، ج:1، ص:69-70
Al-Masudi, Muruj al-Zhab, Al-Muktab al-Islamiyyah, Beirut, Vol. 1, pp. 69-70.

19 الازہری، پیر محمد کرم شاہ، ضیاء النبی، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، 1420ھ، ط:4، ج:1، ص:336-344
Al-Azhari, Pir Muhammad Karam Shah, Zia-ul-Nabi, Zia-ul-Quran Publications, Lahore, 1420 AH, Vol.: 4, Vol.: 1, pp. 336-344

الا شریک ھو لک          تملکه وما ملک(20)

المفصل میں جواد علی نے، الملل و النحل میں علامہ الشہرستانی نے اور بلوغ الارب میں بغدادی نے درج ذیل تلبیات اس تناظر میں پیش کی ہیں:

"لبیک ربنا لبیک          والخیر کله بیدیک

ان میں سے ایک اور تلبیہ یہ بھی ہے:

لبیک اللھم لبیک، لاننا عبید،          وکلنا میسرة و انت ربنا الحمید

ایک دوسری مثال:

لبیک اللھم لبیک، لبیک لا شریک لک، الا شریک ھو لک ، تملکه وما ملک

اسی طرح کی ایک اور نظیر:

لبیک اللھم لبیک،          لبیک ان جرھما عبادک"(21)

اسی طرح شعراء جاہلین کے ہاں ایمانیات کے کئی اشارے ملتے ہیں جو اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ وہ اللہ کی عبادت اور اس پر ایمان بھی رکھتے تھے اوراس کے ساتھ ساتھ وہ ان کی توحید پرستی پر بھی دلالت کرتے ہیں۔ سات مشترکہ ایمانی اشارے جو جاہلی شعراء کے ہاں ہمیں ملتے ہیں ان کا تذکرہ محمد الفیومی نے کیاہے، وہ یہ ہیں:

1. اللہ تعالیٰ اور اسکی صفات کی طرف واضح اشارہ۔
2. بتوں کی عبادت کو رد کرنا، ان کا مذاق اڑانا اور ایک الٰہ سے مدد مانگنا۔
3. خالق کے مالک اور رازق ہونے کا اعتراف، اور مالکِ موت ہونے کا یقین۔
4. اچھی اور نیک زندگی کو اپنانا اور فسق و فجور کو ترک کرنا۔
5. ایمان کی مضبوطی کے لیے انبیاء ورسل کی کہانیوں کا تذکرہ۔
6. قضاء وقدر پر ان کا ایمان لانا۔

---

20 ابن الکلبی، الاصنام، دار العودة، بیروت، د-ت، ص:107

Ibn al-Kalbi, Al-Asnam, Dar al-Awda, Beirut, D-T, p: 107

21 الآلوسی، بلوغ الارب، جزء:2، ص:288

Al-Alusi, Balogh Al-Arb, Part: 2, p.: 288

7. قدرت کی طرف اشارہ کرنا اور خالق کی عظمت کا اندازہ لگانا"(22)

**اسم جلالت "اللہ" کا ذکر**

عنترہ بن شدّاد العبسی دورِ جاہلی کا مشہور شاعر اور اصحابِ معلقات میں سے ہے۔ اپنے ایک شعر میں اسم جلالت ذکر کرتے ہوئے اپنی قوم کے ظلم کا شکوہ اپنے رب سے کرتا ہے۔ جس کا ایک مصرعہ ہے: "**الی الله اشکو جور قومی و ظلمهم**" (23)(ترجمہ: میں اللہ سے اپنی قوم کے ظلم و ستم کی شکایت کرتا ہوں)۔ وہ اللہ کون ہے؟ جس سے شکوہ مقصود ہے۔ وہ یقیناً وہی واحد خدا ہے جو ظلم سے انصاف فراہم کرنے والا ہے۔

ذوالاصبع العدوانی جس کا اصلی نام حرثان بن ثعلبہ ہے۔ عہدِ جاہلیت میں عرب کا مشہور دانا خیال کیا جاتا تھا۔ اپنے چچازاد کو مخاطب کر کے کہتا ہے:

**الله یعلمنی والله یعلمکم والله یجزیکم عنی و یجزینی**(24)

(ترجمہ: اللہ نے مجھے سکھایا ہے اور اللہ نے ہی تمہیں سکھایا ہے اللہ تمہیں مجھ سے فائدہ دلوائے گا اور مجھے اچھا بدلہ دے گا)

اس شعر میں اللہ کے نام کا تین بار ذکر ہونا اس بات کا اشارہ ہی ہے کہ صاحبِ کلام، صاحبِ جزاء و ثواب پر اس کے نام سمیت ایمان رکھتا ہے۔ تاہم عرب کے مشہور سکالر اور ادبی شخصیت عباس محمود العقاد اپنی کتاب "اللہ" میں اس بات کو جھٹلاتے ہیں کہ لفظ (اللہ) دورِ جاہلی میں عربوں کے ہاں ان معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ جن معانی میں

22 محمد الفیومی، فی الفکر الدینی الجاھلی، ص:275

Muhammad al-Fayyumi, Fai al-Fikr al-Dini al-Jahili, p.: 275

23 دیوان عنترہ العبسی، دار صادر، بیروت، 1958ء، ص: 142 / جرجس داود، ادیان العرب قبل الاسلام و وجھھا الحضاری والاجتماعی، ص:176

Diwan Antara Al-Absi, Dar Sadr, Beirut, 1958, p

24 عبد الوھاب العدوانی، محمد الدلیمی، دیوان ذی الاصبع العدوانی، الموصل، 1973ء، ص:91

Abd al-Whab al-Adwani, Muhammad al-Dulaimi, Diwan Dhi al-Sibba al-Adwani, Mosul, 1973, p. 91

آج یہ اسم استعمال ہو رہا ہے۔ بلکہ اسلام سے پہلے کا لفظ مفہوماً موجودہ معانی سے مختلف تھا جو اسلام نے پیش کیا۔(25)

## خلاصہ بحث

قرآنِ پاک میں اسلام کو دینِ حنیف کہا گیا ہے۔ شاید احناف ہی وہ گروہ ہے جو اسلام سے قبل اسلام کے نظریے کو سچ ثابت کرتا ہے۔ اس سے ہٹ کے جاہلی شعراء اور ادباء کا ادبی ذخیرہ خدائے واحد پر یقین کامل کا مظہر ہے۔ سب سے بڑھ کر تلبیات میں ایک خدا کو بغیر کسی شریک کے پکارنا اور ببانگِ دھل پکارنا گواہی دیتا ہے کہ اسلام سے قبل اسلام کسی نہ کسی حیثیت سے وجود رکھتا تھا۔ جن میں سے خدائے واحد کا تصور سب سے زیادہ عیاں نظر آتا ہے۔ اسمِ جلالت کا شعر و سخن میں صریح استعمال اس بات پر دال ہے کہ وہ اس حقیقت سے بھی بخوبی آگاہ تھے کہ یہی اسم، خدائے کون و مکاں کا ذاتی نام ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

25 عباس محمود العقاد، اللہ، دار الحیاۃ، مصر، ط:1، ص:14
Abbas Mahmud al-Akkad, Allah, Dar al-Hayyat, Misr, Vol.: 1, p.: 14